21981 ـ آل بیت کو زکاۃ دینے کا حکم

سوال

کیا آل بیت (اہل بیت) کو زکاۃ دینی جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

بنو عبد المطلب اور ان کی موالی کو آل بیت کہا جاتا ہے(اور وہ عبد المطلب کے بیٹوں کی آل کو کہا جاتا ہے جو کہ آل علی، آل عباس، آل جعفر، آل حارث ہیں).

دیکھیں: الموسوعة الفقهية (1 / 100) الشرح الممتع (6 / 258).

اور آل بیت کو زکاۃ دینا جائز نہیں ہے، کیونکہ آل بیت کے لیے زکاۃ کے حرام ہونے کے دلائل وارد ہیں، ان میں سے ایك دلیل امام مسلم رحمہ اللہ تعالی کی مندرجہ ذیل حدیث ہے:

عبد المطلب بن ربیعہ بن حارث رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" صدقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کے شان شایان نہیں، یہ تو لوگوں کی میل کچیل ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر کتاب الزکاۃ (1784).

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

قولہ: " یقینا صدقہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کے شایان شان نہیں ہے"

یہ اس کی دلیل ہے کہ یہ صدقہ ان کے لیے حرام ہے، چاہے وہ کام کی بنا پر ہو یا فقر و مسکینی یا آٹھ اسباب وغیرہ کے باعث، ہمارے اصحاب کے ہاں یہی صحیح ہے.

قولہ: " یہ تو لوگوں کی میل کچیل ہے "

یہ اس کی حرمت کی علت پر تنبیہ ہے، کہ وہ اپنی عزت و تکریم کی بنا پر میل کچیل سے پاک ہیں، اور (لوگوں کی میل

کچیل) کا معنی یہ ہے کہ یہ ان کے اموال اور نفسوں کی پاکیزگی کا باعث ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

ان کے اموال سے آپ صدقہ وصول کریں اس سے آپ انہیں پاک صاف کرینگے .

تو یہ دوھونے کی میل کچیل کی طرح ہے.

اور آل بیت کے لیے زکاۃ کی حرمت کا حکم صرف اس لیے ہے کہ ان کے لیے کچھ ایسے دوسرے مصادر ہیں جن کی بنا پر آل بیت کے محتاج افراد کو مال دیا جا سکتا ہے، ان میں غنیمت کا خمس یعنی پانچواں حصہ، اور لوگوں کے تحفے اور ہدیہ جات وغیرہ شامل ہیں.

اور اگر ان سے یہ مصادر ختم ہو جائیں، اور آل بیت کے بعض لوگ مال کے محتاج ہوں اور زکاۃ کے علاوہ کوئی مال نہ ہو تو اس کے لیے جائز ہے بلکہ ان کے لیے زکاۃ دینا واجب ہے، کیونکہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کی بنا پر وہ دوسرے سے زیادہ اولی ہیں، یہ بعض سلف کی رائے ہے، اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اسی کو راجح قرار دیا ہے، اور شیخ محمد صالح عثیمین رحمہ اللہ تعالی نے بھی اس کی موافقت کی ہے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے:

اور جب بنو ہاشم کو خمس سے منع کر دیا جائے تو ان کے لیے زکاۃ لینی جائز ہے، ہمارے اصحاب میں سے قاضی یعقوب وغیرہ کا قول یہی ہے، اور ابو یوسف، اور شافعیہ سے اصطخری کا بھی یہی کہنا ہے کیونکہ یہ ضرورت اور حاجت کی بنا پر ہے.

دیکھیں: مجموع الفتاوی الکبری (5 / 374).

اور شیخ محمد صالح بن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے:

جب انہیں منع کر دیا جائے اور وہ زکاۃ کے علاوہ کچھ نہ پائیں جیسا کہ ہمارے اس دور میں حالت ہے: تو جب وہ فقراء ہوں اور ان کے پاس کوئی کام نہ ہو تو ان کی ضرورت پورا کرنے کے لیے انہیں زکاۃ دی جائے گی، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی نے یہی اختیار کیا ہے، اور صحیح بھی یہی ہے.

دیکھیں: الشرح الممتع (6 / 257).

اور مزید تفصیل کے لیے کتاب: فتاوی اسلامیۃ (2 / 90) اور فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (10 / 68) کا مطالعہ ضرور کریں.

اللہ تعالی ہی زیادہ علم رکھنے والا ہے، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

واللہ اعلم .